تجزیہ

○

محترم عبدالواحد بیگ ملتان

دو قومی نظریہ...... آغاز اور انجام

اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ کو دولتِ ایمان سے نوازے اور ان سے اپنے دین کی خدمت لے۔ اس دور میں مسلمان تو ہر جگہ تفرقہ بازی اور باہمی منافرت کا شکار ہیں۔ گھر گھر میں لڑائی۔ عدم اعتماد اور بے چینی ہے۔ بے حیائی، فحاشی، بے دینی، راگ رنگ اور کھیل تماشے تو اخلاقی تباہی کے نقطۂ عروج کو چھو رہے ہیں۔ بعض روحانیت کے علمبردار شیطانیت کے پرستار بن گئے ہیں۔ گویا "مسلمان در گور اور مسلمانی در کتاب" ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہے۔

الیکٹرانک میڈیا، ٹی وی، ڈش اور فلمی کلچر نے دولت کی فراوانی کے بل بوتے اکثریت کو اندھا کر رکھا ہے۔ حلال و حرام کی تمیز ختم ہوتی جا رہی ہے۔ بے حیائی اور اخلاقی گراوٹ کا ہر شخص رونا روتا ہے۔ خانگی اور کاروباری زندگی تباہ، سکون ختم۔ خود غرضی، لوٹ کھسوٹ اور لالچ کا دور دورہ ہے۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ملک تقسیم ہوا۔ ہندو اور مسلمان صرف دو قومیں۔ مگر آج کئی مستقل قومیں بن گئی ہیں۔ سندھی، ہندو، بلوچی، پٹھان، پنجابی، سنی، شیعہ، مرزائی، آغا خانی، ایم کیو ایم، مقامی، مہاجر، تاجر، صنعتکار اور مزدور وغیرہ...... یعنی قوم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ انسانی ہمدردی، اسلامی اخوت، سب پارٹی بازی کا نشان اور اپنی اپنی پہچان کا الگ الگ نعرہ لگا رہے ہیں۔ بھٹوازم، سیکیولرازم اور فاشزم خوب پھل پھول رہے ہیں۔

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

بنیادی قومی نعرہ...... پاکستان کا مطلب کیا؟ بالکل فراموش کر دیا گیا ہے۔ سوشلزم اور کمیونزم کے ساتھ اسلامی سوشلزم بھی خاموش ہو چکا ہے۔ ایک دیوار پر نمایاں حروف میں تحریر ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑے شوق سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے!

آج زندگی کے ہر شعبہ میں امریکہ کی غلامی کا پھندا بتدریج تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان کا ہر شہری محتاج اور مقروض ہے۔ مبینہ طور پر نہایت ڈھٹائی کے ساتھ ملک کے ٹکڑے فروخت ہو رہے ہیں۔ نبی

کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "جو قوم بدعہد ہو جاتی ہے اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے"۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے، کہ جانے والا گورا انگریز اپنے مشن میں کامیاب ہے۔ مسلمانوں کو سیاسی تقسیم کی مار دے کر مفلوج کر گیا ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے سچ کہا تھا "تم نے انگریز کی تقسیم پر اعتماد کیا۔ یاد رکھو! صرف ملک ہی تقسیم نہیں ہوگا، قوم بھی تقسیم ہوگی۔ اس نے اقتدار مسلمانوں سے چھینا تھا اور جاتے ہوئے مسلمانوں کو ہی تین حصوں میں تقسیم کر گیا۔ یہ قوم لسانی، گروہی اور مذہبی تقسیم کا شکار ہو جائے گی" آج کروڑوں مسلمان بھارت میں ہندو بنئے کے مظالم کا شکار ہیں۔ اور کروڑوں ہی آزاد بنگلہ دیش میں انتہائی ناعاقبت اندیش عورت کی غیر شرعی حکمرانی میں شرمسار و گنہگار ہیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان کے باسیوں کی حالت بھی دیدنی ہے۔ کہ.......

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خونِ دل
بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیئے

مفاد پرست سیاسی ملا اپنے گریبان میں جھانکیں۔ اقبال نے ٹھیک ہی تو کہا تھا!

افرنگ نے تو سکھا دی ہے مجھے زندیقی
اس دور کے ملاں ہیں کیوں ننگ مسلمانی؟

اور بقول کسے!

غیر ممکن ہے کہ حالات کی گتھی سلجھے
اہل مغرب نے بہت سوچ کے الجھائی ہے

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سو فیصد سچ اور حق ہے کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جو کسی عورت کو اپنا حاکم بنا لے۔ تجربہ شاہد ہے کہ پاکستان میں پچاس سالہ نام نہاد جمہوریت اور آزادی، غلامی کے بدترین اور منحوس دور کی عکاس ہے۔ دنیا و آخرت میں خسارہ اور بربادی کی آئینہ دار ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(پروفیسر محمد اکرام تائب)

نہ ضد کر اب کسی بارات میں جانے کی اے بیگم
وہ مرغا دیں گے اک پیپسی پہ اور فاقوں مریں گے ہم
بہانہ کر کے بیماری کا دے دو تار تم ان کو
ملا نہ جب وہاں مرغا تو جا کر کیا کریں گے ہم

ملا دفتر میں تو کہنے لگا تم پھر کبھی آنا
ابھی تو کام برسوں کا پڑا ہے میز پر باقی
تھمایا ہاتھ میں جب نوٹ تو کہنے لگا ہنس کر
"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی"